اربعین حسینیؑ

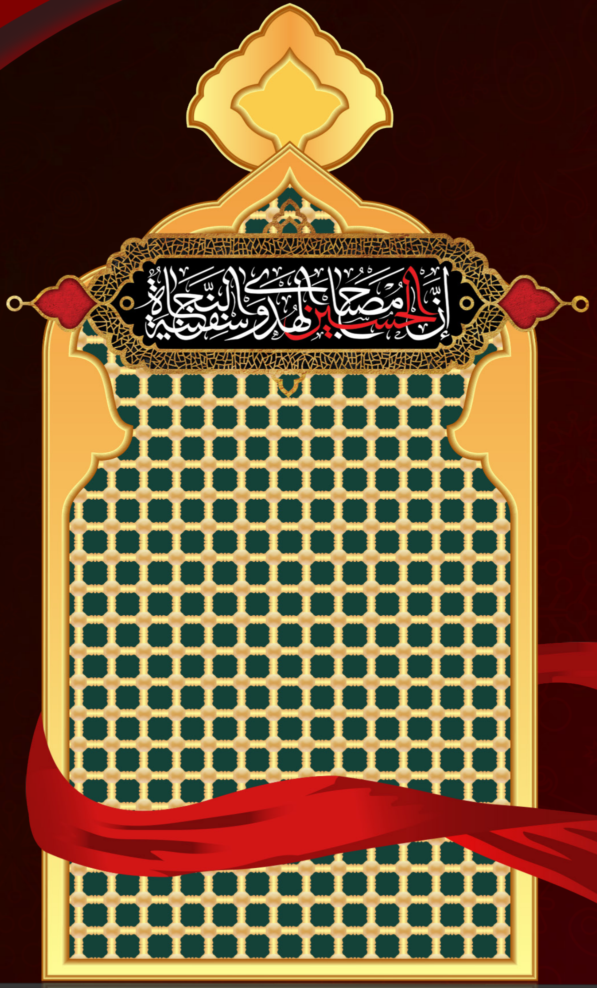

سفر اربعین اور امام حسینؑ کی تعلیمات

آدمؑ کی اس مٹی کے خمیر سے کہ جسے پروردگارِ عالم نے چالیس دن کے بعد ظہورِ وجود بخشا؛ اُس موقع تک کہ جب موسیٰؑ خدائے متعال کی چالیس روز کی مہمانی کے بعد؛ پیامِ وحی کے حصول کے لیے آمادہ ہوئے؛ پیامبرِ آخرالزمانؐ تک کہ جب چالیس سال کی عمر میں تاج پیامبری انؐ کے سرپر رکھا گیا، اربعین، حقیقتاً ہمیشہ مرکز کی طرف بازگشت اور رازِ جوہرِ کمال و عروج کا ہی مظہر رہا ہے۔ خدا ہی جانے اس بات کا راز کہ چالیس دن گزرتے ہیں اور عزائے حسینی کیف و وجد کی کیفیات سے گزرتے ہوئے زندگی کی ہر طرح کی بناوٹ اور ملاوٹ کو مٹاتے ہوئے ایسے مقام پر آپہنچتی ہے کہ جہاں نورِ حسینؑ اپنی تمام تر تجلیّات کو آئینہ وجود پر عیاں کردیتا ہے۔ جب امامِؑ مظلوم کی شہادت کے چالیس روز بعد امّت کی جفاؤں پر دل شکستہ امام زین العابدینؑ نے اہلِ حرم کے ساتھ تنہا مزارِ خونِ خدا پر حاضری دی تو سمجھ لیجیے کہ سب سے پہلا کاروانِ اربعین، کربلا آن پہنچا۔

۔۔۔اور اب یہ حال ہے کہ حسینؑ کی صدائے "ھل من ناصر" دنیا کے کونے کونے میں سنائی دے رہی ہے، اور تمھیں بلا رہی ہے کہ آؤ اور رازِ عشق سے آشنا ہوجاؤ۔ اپنی تھکی ماندی آواز، خشک ہونٹوں اور اُس نگاہِ مظلوم سے؛ حسینؑ نے بے قرار دلوں میں ایسی مشعل روشن کردی ہے کہ اب کوئی خواہشِ نفسانی کے بیابان میں اپنے یار کی منزل کا راستہ نہ کھوسکے گا، یہ صدا تمھیں بلا رہی ہے کہ ہر وہ طریقہ اور انداز اُس سے سیکھ لو جو اس کے وجود میں اپنے کمال تک پہنچا ہے۔

سفر اربعین کے دوران مظاہرِ اخلاقِ حسینیؑ

- ۱۔ کشادہ دلی اور بردباری کا مظاہرہ۔
- ۲۔ زائرین اور خدمت گزاروں کے ساتھ برادرانہ برتاؤ چاہے وہ کسی بھی زبان و ملیّت سے تعلق رکھتے ہوں۔
- ۳۔ دوسروں کو تکلیف دینے سے گریز۔
- ۴۔ غیر ضروری کاموں سے پرہیز اور ان کاموں سے بھی پرہیز جو زیارت کے موقع و محل سے مطابقت نہ رکھتے ہوں۔
- ۵۔ دوسروں کے لیے ایثار کا جذبہ خصوصا بچّوں اور سن رسیدہ افراد کی خدمت کرنا۔
- ٦۔ میزبانوں اور خادموں کی قدردانی، توقیر اور عزّت افزائی کرنا۔
- ۷۔ صفائی ستھرائی کا انفرادی اور اجتماعی دونوں حوالوں سے بہت زیادہ خیال رکھنا۔
- ۸۔ اسراف سے پرہیز کرنا۔
- ۹۔ تفّکر اور خود سازی کے لیے اقدام۔

AMFM.IR
INAF@AMFM.IR
+9825 37175 477
INTERNATIONAL AFFAIRS OFFICE

آستان مقدس حضرت فاطمہ معصومہؑ

اس امّید کے ساتھ کہ فرزندِ امام حسینؑ کے ظہور کے لیے راہ ہموار کرنے والوں میں سے قرار پائیں۔۔۔

ترجمہ: سیّد ایمن رضوی

حق الناس کی طرف توجه

روزِ عاشورہ امام حسینؑ اپنے اصحاب سے یوں گویا ہوتے ہیں: "جو بھی اپنی گردن پر کوئی حق الناس رکھتا ہے وہ ہمارے ساتھ نہ آئے۔ میں آپ کے خون کا تو ذمّہ لے سکتا ہوں مگر لوگوں کے حقوق آپ کے اپنے ذمّے ہیں۔"

لہٰذا ہم بھی اس بات کو ہرگز نہ بھولیں اور زندگی کے ہر معاملے میں، خاص طور پر عزاداری میں کہ جو امام حسینؑ سے منسوب ہے، لوگوں کے حقوق کی مکمل رعایت کریں۔

آزادی

حسینؑ دنیا کے تمام آزاد افراد کے رہبر ہیں۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم قید و بند و ذلّت و حقارت سے دور ہوجائیں اور کرامت و شرافت کو اپنے وجود میں پروان چڑھائیں۔ بالکل ویسے ہی جیسے انہوں نے عاشور کے روز فرمایا تھا: إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ دِينٌ وَكُنْتُمْ لَا تَخَافُونَ الْمَعَادَ فَكُونُوا أَحْرَارًا فِي دُنْيَاكُمْ

بامعرفت ہونا اور دوسروں میں بھی بصیرت پیدا کرنا

ایک زائرِ امام کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ اپنے امامؑ کی معرفت رکھے، اپنے امامؑ کو پہچانے اور ان کی شہادت کے ہدف کو اچھی طرح سمجھے۔ وہ یہ جان لے کہ امام حسینؑ نے اپنی قربانی اس لیے پیش کی تاکہ انسان کو جہالت و نادانی سے رہائی دلوا سکیں: لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ

ایثار اور قربانی دینا

ایثار یعنی دوسروں کو خود پر برتری و اہمیّت دینا۔ اولیاءِ خدا راہِ معبود میں ہمیشہ اپنی ھستی کی پروا کیے بغیر آگے بڑھتے رہے ہیں، یہاں تک کہ اپنی زندگی کو بھی مکمل اخلاص کے ساتھ قربان کیا اور منزلِ کمال پر جا پہنچے۔
حسینؑ ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ ایثار وہ خوبی ہے کہ جس کی کوئی حد و سرحد نہیں لہٰذا لازم ہے کہ ہم بھی راہِ محبوب میں ہمیشہ اپنے جان و مال کو نثار کرنے کے لیے آمادہ رہیں۔

غیرت اور عفّت کی رعایت

امام حسینؑ غیرت مندی کے ایسے عظیم مظہر تھے کہ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک اُن کی سانس چل رہی تھی، انہوں نے اجازت نہیں دی کہ دشمن ان کی بہن اور حرم کے خیموں کا محاصرہ کرسکے، بالکل ویسے ہی وہ ہم سے بھی یہی چاہتے ہیں کہ ہم بھی اپنے معاشروں میں عفّت اور حیا کو زندگی بخشیں اور بے راہروی اور بے عصمتی کی روک تھام کریں۔

درستگی کے ساتھ مناسکِ دینی کی انجام دہی

امام حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کی خاص خصوصیّات میں سے ایک ان کی خصوصیّتِ بندگی ہے اور یہ ان کا اندازِ تسلیم و اطاعت ہی تھا کہ عاشورہ کے روزِ جنگ کے دوران بوقتِ ظہر، نماز کو اوّل وقت ادا کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم بھی فرائض بندگی و عبادات کو توجہ کے ساتھ انجام دیں۔

تعظیم اور انسانوں سے محبّت

مکتبِ عاشورہ میں رنگ و زبان و نسل، ملاکِ قدر و قیمت نہیں ہے، حسینؑ کی بے کراں محبت سب کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے اور اصل ملاکِ قدر و قیمت صرف ایمان ہے۔ لہٰذا لازم ہے کہ محبّت و بھائی چارگی کے وجود کو تقویت بخشتے ہوئے تمام معاشرے کو خوشبوئے حسینؑ سے معطّر کر دیں۔